REGISTERED L. No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی | ۸ ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ع | نمبر ۲۷

۹- ویدک تصنیفات ۱ر

۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی

چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کریں +

خاصکر مسیحیوں کیلیئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴ر ۸ر
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۱۲ر
۳- مسیح کا نمونہ ۸ر
۴- روح سے معمور زندگی ۴ر
۵- طریق دعا ۴ر
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر
۸- القاب مسیح ۴ر
۹- اولاد سیرت المسیح ۸ر
۱۰- راحت القلوب ۲ر
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸ر
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر
۱۳- انجیل داؤد ۲ر
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی
۱۵- خاندانی فرائض ۸ر

ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے لاخطہ کیجئے اور اگر وہ آپکے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدیے اور انکا مطالعہ کیجیے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ملیکی) ۶ر
۲- مسیح کی زندگی (ستاکر) ۱۲ر
۳- حیات پولوس ۴ر
۴- تاریخ مذہب ۸ر
۵- تاریخ روم ۸ر
۶- تاریخ مصر ۸ر
۷- مرقع روس ۸ر

۸- یروسلم کے آخری ایام ۸ر
۹- سکندر اعظم ۲ر
۱۰- یونانی تواریخ ۶ر
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲ر
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱ر
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳ر

ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہو - کتابہائے مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر شی - ایک چینی پاسٹر ۶ر
۲- مارکوپولو ۸ر
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر
۴- رومۃ الکبرا ۶ر
۵- سیر ہند معہ تصویریں عـــہ
۶- شہیدان کارتھیج ۱۲ر
۷- حالات جاپان ۳ و ۸ر
۸- طلائی شمعدان ۴ر
۹- رابنسن کروسو ۱۲ر
۱۰- طیطس رفیق صلیب ۸ر
۱۱- رامپال سنگھ رومن ۸ر
۱۲- رامپال سنگھ اردو ۴ر
۱۳- تلاش حق ۴ر
۱۴- تلاش حق رومن ۶ر
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶ر
۱۶- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر
۱۷- عزت بہیتال ۵ر و ۸ر
۱۸- چندر لیلا ۶ر
۱۹- ابن حُور ۸ر
۲۰- زرّین ملک کی تلاش ۸ر
۲۱- شعاع نور - اول و دوم حصہ ۵ر
۲۲- پھُلمنی اور کرونا ۴ر

۲۳- یوڈیاس اگاسے ۱۲ر
۲۴- تارا کا حال ۱۳ر
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دوم عـــہ
۲۶- کلیاں اور مایا ۲ر
۲۷- فوز العظیم ۲ر
۲۸- دولت لازوال ۸ر

یہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لیئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور انکے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +

خاندانی لائبریری کے لائق ہیں
سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں
ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں

منتفرقات

۱- معجزات مسیح عـــہ
۲- واعظین از مسیحی - تین جلدیں عـــہ
۳- نجات کی تعلیم ۱۲ر
۴- تنویر الظن فی فصاحت القرآن ۸ر
۵- آگسٹن کے اقرارات عـــہ
۶- عیسائی مسافر تصویردار عـــہ
۷- راہ زندگی ۱۲ر
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸ر
۹- گنجینۂ اسلام ۸ر
۱۰- دین حق کی تحقیق ۴ر
۱۱- کشف الحقائق ۸ر
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲ر
۱۳- حقیقت مسیح ۸ر
۱۴- حیات مسیح ۱۲ر
۱۵- بائبل کا الہام ۸ر و ۱۲ر
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ حکومت ۸ر
۱۷- راہ نجات ۴ر
۱۸- عہد جدید ۸ر
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر
۲۰- مشاہیر عالم ۴ر
۲۱- ہند میں قومیت ۱ر
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی ۳ر
۲۳- شادی کی بابت ۱ر
۲۴- تاریخ طاعون ۶ پائی

یہہ کتابیں مینجر کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۸ جولائی ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

سوئزرلینڈ میں ایسی گھڑیاں ایجاد ہوئی ہیں جن میں کسی قسم کی سوئیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ایک بٹن کے دبانے سے وہ فونوگراف کی کل کی طرح بولکر بتاتی ہے جیسا کہ وقت ہوتا ہے۔

گورنمنٹ مدراس نے انڈسٹریل تعلیم کے لئے ۱۹۹ وظائف مقرر کئے جنکی مالیت ۵۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔

دریا ستلج سے ایک جدید نہر پنجاب اور بہاولپور میں نکالینگے اس کے لئے سپرنٹنڈنٹ بھی مقرر کیا گیا ہے۔

آل انڈیا کی یادگار میں مرحوم شاہ قیصر کا ایک عالیشان بت دہلی میں نصب کرینگے۔

لائلپور میں یورپین بستی کے لئے ایک شاندار گرجا بنانے کی تجویز منظور کی گئی ہے۔

پنجاب میں کاشت کھجور کی تقویت کے لئے ایک تجربہ کار ماہر بصرہ سے منگوایا جاویگا۔

جرمن ہوائی جہاز موسومہ زپلین ہفتم نے ۱۴۰ میل کا فاصلہ ۹ گھنٹے میں فیصل کیا ہے۔

امریکہ سنگر منیوفکچرنگ کمپنی کو پچھلے سال ۱۰۰ فی صدی نفع ہوا۔ سرمایہ نو کروڑ روپیہ ہے۔

حیدرآباد دکن کو طغیانیوں کی تباہیوں سے بچانے کی سکیم پر ایک کروڑ ۹۰ لاکھ خرچ کرینگے۔

ملک جرمن میں گیس کے ذریعہ ریلیں چلتی ہیں +

ریڈیم دھات کی سوئیوں کے ہاتھوں والی گھڑیاں ہزاروں برس برابر چلتی رہینگی۔ عجیب!

بلیو بنگلے ۳۰ اور کتوں کے ۴۲ دانت ہوتے ہیں۔

عالموں نے حساب لگایا ہے کہ عام طور پر چلنے والی ہوا ایک گھنٹے میں ۷ میل چلتی ہے۔ طوفانی ہوا گھنٹے میں ۳۶ میل چلتی ہے۔ اور سخت طوفان یا آندھی کی ہوا ایک گھنٹے میں ۸۰ میل چلتی ہے۔

اگر تمام دنیا کی دولت ہر ایک شخص کو برابر تقسیم کر کے دیجاوے تو ہر ایک فرد بشر کو ۹۰ روپیہ بطور حصے کے ملیں۔

ہر ملکے و ہر شہرے کی مثال کیسی سچ ہے۔ ملک سپین میں جب کوئی مسافر اپنے سفر کے اختتام پر گاڑی میں سے اُترنے لگتا ہے۔ وہ دوسرے بیٹھنے والے مسافروں کو جُھک کر سلام کرتا ہے اور یہ بھی وہاں دستور ہے کہ جو شخص بازار میں سودا خریدنے کے لئے کسی دوکان پر جاوے تو وہ پہلے دکاندار کو سلام یا ادب کرتا ہے اور اگر وہ بدوں سلام کئے کوئی سودا کرے تو وہ بد اخلاق سمجھا جاتا ہے۔

ہمعصر پرگریس رقمطراز ہے کہ مغربی ورجینیا میں لوگوں نے ایک درخواست پوسٹ آفس کھلنے کی دی۔ اُس پر آگئی درخواست پر پوسٹ آفس منظور ہوا لیکن اس کا عجیب نام "وی دانٹ اِٹ" رکھا گیا۔

یہ خبر سننے میں آئی ہے کہ آسٹریلیا سے سلیپر آئی ہیں مگر جاوا سے جو سلیپر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے منگائی تھیں اُن کو کیڑے کھا گئے جس سے لاکھوں روپیوں کا نقصان ہوا ہے۔

پنجاب سے گیہوں کی نکاس شروع ہوگئی ہے۔ وہ روپیہ دس آنہ فی من کاشتکار فروخت کر رہے ہیں۔ اب تک اُنہوں نے اس اُمید پر غلہ روک کا تھا کہ ممکن ہے کہ انکو ۴ روپیہ فی من ملے تخمینہ ہے کہ ۱۰ لاکھ ٹن گیہوں پنجاب میں صوبہ کی ضرورت سے فاضل ہوسکتا ہے۔

سکرٹری آف سٹیٹ نے منظور کرلیا ہے کہ بجائے ۷۵ لاکھ کے اس سال ایک کروڑ روپیہ تعمیرات نہر میں صرف ہو۔

مسٹر روزولٹ سابق پریذیڈنٹ حکومت جمہوری صوبجات متحدہ چند ماہ کے سیر وشکار اور یورپ کی سیاحت کے بعد معہ همراہیان نیویارک میں وارد ہوئے جس ڈھنگ سے انکا خیر مقدم ہوا وہ اپنی قسم کا لاثانی ہے۔ دو سو سٹر کشتیوں کا بیڑہ بندرگاہ نیویارک سے باہر گیا اور مسٹر روزولٹ ممدوح کو ساتھ لے کر آیا۔ دھنادن توپیں چل رہی تھیں اور باجے بج رہے تھے۔ لوگوں نے ہر طرح سے اظہار مسرت کیا۔ گھاٹ پر نام آور اور ذی عزت اصحاب نے آپکی پیشوائی کی بعد میں ایک شاندار جلوس شہر کے بڑے بڑے بازاروں سے گذرا۔

لنڈن کے مورلین مقام سے مسٹر گرنسٹ ایک مسافر کو ساتھ لے کر ۲ گھنٹے ۲۰ منٹ میں ۱۲۲ میل تک اُڑے۔ آجتک کسی ہوائی جہاز نے اتنی پرواز نہیں کی اور بھی کئی قسم کے ہوائی جہاز ایجاد ہو رہے ہیں۔ غُل ہو تو ایسی ہو۔

اڈیٹوریل نوٹس

بلندی و پستی

نمبر ۷

گزشتہ بیانات میں خداوند یسوع مسیح کی بلندی کی نسبت ہم نے بخوبی دکھلا دیا ہے کہ وہ ہر صورت سے عالی رتبہ اور بلند مرتبہ تھا۔ اب اُس کی پستی کا حال بھی ناظرین پر روشن کرنا چاہتے ہیں جب وہ بلندی پر رہتا تھا تو اُس نے اپنی الٰہی طاقت اور خدائی حکمت سے بنی آدم کی حالت زار کو دیکھا اور انسان کی ہلاکت اور بربادی کو دیکھکر اس سے رہا نہ گیا۔ بلکہ وہ خدا سے جس کا وہ کلمہ اور ذات تھا۔ گویا ہوا کہ میں چاہتا ہوں کہ بنی آدم کو بچاؤں اور خدا بھی گنہگار کے بچانے میں رضامند تھا۔ تب یسوع مسیح نے کہا کہ اے باپ میں جاتا ہوں کہ تیری مرضی بجا لاؤں اور گنہگار بچائے جاویں۔ اس لئے وہ آسمانی شان و شوکت اور قدر و منزلت کو چھوڑ کر اور صورت انسان لیکر اس دنیا میں مجسم ہوا یعنے جسم میں ظاہر ہوا اور ملک یہودیہ کے ایک گاؤں بیت لحم نامے میں ایک کنواری بنام مریم کے بطن سے پیدا ہوا واضح ہو کہ یہ خاندان اگرچہ شاہی خاندان تھا لیکن انقلاب زمانہ کی وجہ سے افلاس میں آگیا تھا۔ اور اب اس پر غریبی اور ناداری آئی ہوئی تھی۔ اور یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت وہ مسافر کے طور پر اس گاؤں میں وارد تھے۔ کیونکہ اُنکی رہائش اب گلیل کے شہر ناصرت میں تھی وہ صرف مردم شماری کی وجہ سے وہاں آئے ہوئے تھے تو اُن کو سرائے میں ٹھہرنا پڑا اور جب یسوع مسیح پیدا ہوا وہ کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا گیا۔ اب یہاں اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دنیاوی طور سے یہ حالت کیسی بے کسی اور لاچاری کی تھی جس میں یہ خاندان نظر آتا تھا پر یہ نجات دہندہ کسی حالت میں اگرچہ پستی اور بیکسی جسمانی حالت میں تھی لیکن درحقیقت وہ وہی تھا جو بلند مکانوں پر تھا۔ اور تمام دنیا کا خالق تھا۔ اور اس پستی کے اختیار کرنے کی وجہ اور پیدائش کے وقت چرنی میں رکھے جانے کی وجہ اور ایسی ناداری اور غریبی کی وجہ یہی بتلائی جاسکتی ہے کہ جس درجے تک اُس نے پستی کو اُسکے نیچے درجے تک جو درحقیقت درجہ صفر تک تھا خود اختیار کیا تھا۔ اس میں ضرور کوئی مخفی اور گہرا راز سربستہ ہو جسکو بخوبی سمجھنا ہمارے لئے مشکل ہے پر صاف نظر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بلندی کے بالمقابل پستی کے درجے تک نیچے اُترنا اور انسانیت کے ادنے درجے کو اختیار کرنا ہی مصلحت سمجھا گیا اور خاکی انسان کی سب سے ابتر حالت کو اختیار کرکے اور بالکل خالی ہوکر ضرور تھا کہ وہ ہر بات میں آزمایا جاتا اور تمام باتوں میں کامل نکلتا۔ جیسا کہ وہ بالکل کامل ٹھہرا اور یونہی پستی اختیار کی۔

ہمارے زمیندار کوڑہ کرکٹ اور جانوروں کے گوبر وغیرہ کو ہی کھاد سمجھے ہوئے ہیں۔ اور جو کھاد کی بیشمار چیزیں ہیں۔ نہ اُن کو استعمال کرتے اور نہ اُن کی قدر کرتے ہیں۔ بلکہ زمینداروں کو شاید ان کا علم تک بھی نہیں۔ ایک عمدہ اردو رسالے میں ذیل کی چیزیں کھاد کے لئے عمدہ بتائی گئی ہیں۔

کھاد کی قسمیں

(۱)۔ انسان کے بول و براز۔ ہاتھی گھوڑے خچر اور گدھے وغیرہ کی لید۔ بیل گائے اور بھینس وغیرہ کے گوبر۔ اونٹ بھیڑ بکری دنبے اور سور وغیرہ کی مینگنوں کی کھاد۔

(۲) ہر قسم کے جانوروں کے پیشاب کی کھاد۔

(۳) مرغ۔ کبوتر۔ بطخ اور دیگر ہر قسم کے پرندوں کی بیٹ کی کھاد۔

(۴) ہر قسم کے درختوں کے خشک پتوں کی کھاد۔

(۵) پونڈے گنے اور اُدکے پھونس کی کھاد۔

(۶) جانوروں کے چمڑے سینگ اور اون کی کترن میل اور چیتھڑوں کی کھاد۔

(۷) سیپ گھونگا مچھلی اور مینڈک وغیرہ کی کھاد۔

(۸) ہر قسم کی کھل کی کھاد جب کسی چیز سے تیل نکال لیا جاتا ہے اور پھوگس رہ جاتی ہے۔ تو اُسے کھل کہتے ہیں۔

(۹)۔ ہر قسم کی ہڈیوں کی کھاد

(۱۰) غلوں کی بھس۔ چھلکے اور ڈنٹھلوں کی کھاد

(۱۱) ہر قسم کے گھاس اور راکھ کی کھاد۔

(۱۲) کوئلے کے چورے کی کھاد۔

(۱۳) تمباکو کے پتوں کی کھاد۔

(۱۴) دریا ندی اور تالابوں کے کنارے کی چکنی مٹی کی پیپڑی کی کھاد۔

(۱۵) سوڈے۔ شورے اور کھانے کے نمک کی کھاد۔

ہمارا ملک جس قدر کہ زرخیز ہے اگر کھاد کو بھی پورا پورا عقلمندی سے استعمال کرے تو پیداوار کہیں زیادہ ہو۔ پر اگر کھاد کا علم ہو تو اپنے ملک سے یہاں ولایت کو کیوں بھیجتے ہیں پر اپنے کھیتوں میں ڈالکر زیادہ فائدہ خود نہ اُٹھاوے؟

طلسم اس نام کی کتاب انگریزی کتاب Scott's Talisman کا ترجمہ جو سر والٹر سکاٹ صاحب کی تصنیف ہے جس میں مجاہدین صلیب اور سرخروشان اسلام کی معرکہ آرائیوں نشان انگلستان کی ہتک۔ جنگ کنندہ کی سرغوسائی اور اُسکے کردار کی سزا۔ ایک معتوب کی بحالی۔ رچرڈ شیر دل شاہ انگلستان کی سلاطین صلیب سے شکر رنجیاں۔ رچرڈ اور سلطان صلاح الدین ایوبی کی ملاقات اور فن حرب کے جوہر رچرڈ اور صلاح الدین کا عہد و پیمان۔ ایک عاشق صادق اور جانباز کی مطلب براری جس عشق اور فراق و وصال کی داستان وغیرہ وغیرہ کے مفصل اور نہایت دلچسپ تاریخی حالات درج ہیں۔ غرضیکہ یہ ایک عجیب وغریب ناول ہے جسکے مطالعہ سے ہر قسم کی عمدہ نصیحتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ گندے ناولوں کے بجائے اگر ایسے ناول پڑھنے کا شوق لوگوں کو ہو جاوے تو ایک کام دو کاج ضرور ہو جاویں ساتھ ہی دل بھی بہلجاوے اور ساتھ ہی تواریخی حالات کا علم بھی حاصل ہو جاوے۔ یہ کتاب پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے ملسکتی ہے جسکا حجم

ایک معزز خادم الدین فیروزپور سے لکھتے ہیں کہ مسٹر زماندا س بی اے بیرسٹرایٹ لاہور پسر رائے صاحب کشن چند پلیڈر پشاور اور پوتا رائے بہادر گوپالداس آنریری مجسٹریٹ اسسٹنٹ کمشنر لاہور جو مرحوم دیوان مُصّدی مل کے مشہور خاندان میں سے ہیں ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۰ء کو شہر فیروزپور میں بپتسمہ پاکر کلیسیا میں داخل ہوگئے۔ اُنہوں نے اب اپنا نام تبدیل کرکے ہیرالڈ پیس ڈاگلس رکھا ہے۔ نور افشاں کے مسیحی ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ اس نو مرید کے لئے دعا کریں تاکہ وہ سخت آزمائشوں میں جو ایسے وقت میں رشتہ دار وغیرہ سے پیش آتی ہیں محفوظ رہے اور ایمان میں مضبوط اور دلیر ہوکر گواہی دینا اپنا فرض سمجھکر آخر تک قایم رہیں۔ اور تعلیم یافتہ گروہ کے لئے ایک عمدہ نمونہ بنے۔ اب وقت قریب آگیا ہے۔ کہ ہندوستان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ غفلت سے بیدار ہوکر سچائی کے پیرو ہوجاویں۔ خالی علم اور سائنس انسان کی روحانی غرض کو ہرگز ہرگز پورا نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ایسے گم گشتہ اور نجات سے دور افتادہ انسان کے لئے ایک شافی کی ضرورت ہے جو صرف اکیلا آلہی شخص ہے جسکی قدوسیت کے سب قایل ہیں تعلیم یافتہ پارٹی اسطرف خاص توجہ کرے

ریویو۔ مشاہیر بہی خواہان بنی آدم۔ اس نام کی کتاب پنجاب ریلجس بک سوسائٹی نے خالص شایع کی ہے جس سے پیشتر یہ رسالہ ترقی میں ۱۹۰۹ء-۱۹۰۸ء میں نکل چکی تھی۔ اس کتاب میں چندہ بڑے مشہور و معروف (فیلین تھراپسٹ) بہی خواہان کا نہایت دلچسپ بیان پایا جاتا ہے جو ہر ایک دل کو ہلا دیتا ہے اس کی طرز و طریق اور عبارت نہایت سادہ پر رنگین ہے یہ ۱۵ بہی خواہان قوم کے عجیب حال کی سوانحعمری ہے جسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی خلقت میں رحمدل اور ہمدرد بندے بھی موجود ہیں جو اپنی جانوں تک دوسروں کی بہتری و بہبودی کے لئے نثار کرنے کو تیار ہیں مسیحی نوجوانوں کے مطالعہ کے لئے ازحد مفید ہے یہ ۱۲۴ صفحے کی کتاب صرف ۳ قیمت پر پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور سے دستیاب ہوسکتی ہے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر صدمہ ہوا تھا کہ آپنے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ آئندہ تم بھی کفار کی لاشوں سے ایسا ہی سلوک کرنا۔

اقول: مندرجہ بالا قول محمد صاحب کا امر لاجواب ہی کیونکہ وقت تھا بہت سے مسلمان قتل ہوچکے تھے اور جنگ سخت تھا اسوقت یہ کہا کہ جس طرح پر اُس موقعہ پر قریشیوں نے یہ بربادی اور بے رحمی کی ہے تم بھی اس کے عوض میں ایسا ہی کرنا۔ کیا حضرت محمد صاحب کا ایسا فرمانا کسی طور سے ٹھیک ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کا مقابلہ یسوع مسیح کی اُس عملی تعلیم سے کرو جس نے کہا ہے کہ "اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔"

قولہ: اپنے پیارے جاں نثار چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالےٰ کو دیکھکر فرمایا۔ "لامثلین بسبعین منہم مکانک"۔ یعنے تیرے عوض میں ستر کو مثلہ کرونگا۔

اقول: غصہ اور غضب کا جو حضرت میں تھا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ایک خون کے بدلے ستر خون کرکے چین لینا ایسے انتقام کا کیا ٹھکانا ہے۔ یہی رحم ہے جس پر کہا جاتا ہے کہ وہ ازحد رحمدل اور صلح جو تھے؟

قولہ: مگر فطری رحم عارض بشری غضب پر غالب کرنے ذیل آیت کے نزول کا محرک ہوا۔ وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لہو خیر للصابرین۔ پارہ ۱۴ سورہ نحل یعنے اگر تم سزا دینی چاہو تو بس اتنی ہی جتنی تم کو تکلیف دی گئی۔ اور اگر تم برداشت کرجاؤ تو یہ امر صابرین کے لئے بہت اچھا ہے۔

اقول: جو تعلیم اس آیت میں پیش کی گئی یہی سخت ہے لیکن صبر کی تعلیم درست ہے۔ مگر جن کی طبیعت میں انتقام لینے کی خواہش موجود ہو تو وہ سوکھا صبر کیونکر کرسکتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسے صبر کی مثال ایڈیٹر صاحب براہ مہربانی تواریخ کے واقعات سے دکھلادیں ورنہ ہم بشرط فرصت ایسے واقعات درج کرینگے کہ جن سے بخوبی واضح ہوگا کہ اہل اسلام نے صبر بالکل نہیں کیا حالانکہ صبر کرنے کی تعلیم ملی ہے۔

قولہ: اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لاشوں کے پامال کرنے اور مثلہ کرنے کی قبیح رسم کو ہمیشہ کے لئے قطعاً حرام کردیا اور صرف اسلام کو ہی یہ فخر حاصل ہوا۔

اقول: ہم اوپر دکھلا آئے ہیں کہ اہل اسلام کا دستور مثلہ کرنے کا تھا۔ اور وہ کرتے چلے آئے پر اب یہ دکھلایا گیا کہ یہ رسم قطعاً بند کی گئی یہ خبر اتنا بھی اچھا ہوا۔ مگر سختی جنگ دور نہ کی گئی۔ چاہئے تھا کہ قطعاً جنگ کی ممانعت ہوجاتی۔ تاکہ ظلم کا کُشت و خون بھی بند ہوجاتا۔ بے رحمی کا فعل خود ہی انسان کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو مجرم ٹھہراتا ہے۔ اور انسانیت کا تقاضا بھی یہ ہے کہ ایسے وحشی کاموں سے پرہیز کیا جاوے۔ اس میں اسلام کی کوئی فوقیت ظاہر نہیں ہوئی۔ بلکہ ایسا کرنا ضرورت کا باعث تھا۔

قولہ: عیسائیت نے بھی اس خوفناک رسم میں کوئی اصلاح نہ کی۔

اقول: عیسائیوں کے جنگ اشاعت عیسوی کے لئے نہیں تھے۔ اور نہ دفاعی جنگ تھے۔ یہ صرف ملک گیری کی نیت سے کئے گئے تھے۔ مذہب سے انکو کوئی سروکار نہ تھا اور نہ عیسائیت ایسی بری اور ظالمانہ رسموں اور رسموں کی تعلیم دیتی ہے۔ اگر کوئی اس کے برخلاف عمل کرے تو وہ ضرور مجرم ٹھہریگا۔ عیسائیوں نے ایسی باتوں کو مذہب کی آڑ میں ہوکر روا نہیں ٹھہرایا جیسا کہ اسلام نے کئی ایک باتوں کو مذہب کا رنگ دیکر جائز جانکر کھلے طور سے ظلم و تشدد جاری رکھا۔ باقی آئندہ

اقتباس

کفارے کا فائدہ

کُدّانگ نامے ایک بڑا مشہور چوروں اور ڈاکوؤں کا سردار تھا جو گرنیلیشہ کے پہاڑوں پر رہتا تھا۔ اتفاق سے وہ ایک خانقاہ میں آ گیا جہاں ایک مسیحی خادم یوحنا کی انجیل کا ترجمہ کر رہا تھا۔ اُس نے اُس سے پوچھا کہ کیا کرتے ہو۔ خادم الدین نے کہا کہ میں کتاب کا ترجمہ کر رہا ہوں جسکو لوگ پڑھینگے اور سدھر جائینگے اُس نے پوچھا کہ یہ کتاب کیا کہتی ہے۔ اِس پر مسیحی مشنری نے اُس کو خداوند یسوع مسیح کی جانکنی اور مصلوب ہونے کا تمام احوال سنایا اور یہ سب سُنکر چوروں کے سردار نے پوچھا کہ کیا اُس آدمی نے کچھ چرایا تھا یا کسیکو قتل کیا تھا۔ جواب ملا کہ اُس نے کوئی بدی نہ کی تھی نہ کسیکا کچھ چرایا نہ کسی کو مار ڈالا تھا۔ اُس نے پوچھا کہ پھر اُس کو ایسا دکھ کیوں اُٹھانا پڑا اور وہ کیوں مرا۔ مشنری نے کہا کہ اُس نے کچھ ایسا نہیں کیا مگر کدانگ نے چوری کی تھی۔ اُس نے کچھ بُرائی نہیں کی مگر کدانگ نے بہت گناہ کئے تھے۔ اُس نے کسیکو نہ مارا تھا مگر کدانگ نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا اور اپنے بیٹے کو مارا تھا۔ اُس نے اُس آدمی نے دکھ اُٹھایا تاکہ کدانگ تکلیف نہ اُٹھائے اور نہ مرے۔ اس پر اُس سردار نے کہا کہ مجھے تمام قصہ پھر سناؤ اور غور سے تمام سنکر وہ سنگدل سردار خوشی خوشی صلیب کے قدم کے پاس آ گیا۔

تاش کا رواج یورپ میں ۱۳۲۲ء ہوا اور سب سے پہلے اسکے پتے ۱۴۳۵ء میں آسٹریلیا میں شایع کئے گئے آجکل اس کھیل کا رواج اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ۸۰ لاکھ تاش مختلف جگہ کے فروخت ہو جاتے ہیں۔

مراسلات

ارکان ستہ

ان مقامات میں ہر ایک بشر الہام کی اُس قسم کے مقابل جو حضرت کی سے منسوب کی گئی ہو۔ اعلیٰ ترین معانی میں ملہم ٹھہرایا گیا ہے اور نہ صرف ہر ایک بشر بلکہ ہر ایک جانور اور کیڑا مکوڑا بلکہ شیطان بھی وحی کے حصہ دار بنائے گئے ہیں اب اگر ہر ایک بشر ملہم مانا جا سکتا ہے تو میں کوئی ایسی وجہ نہیں دیکھتا کہ حضرت کی کو ان معانی کا ملہم جن معانی سے ہر ایک بشر ملہم بتایا جاتا ہے نہ مانا جائے لیکن اس طریق سے یاد رہے کہ یہ تمام ملہم دین فطری اور پیدائش کے فرمانبردار ٹھہرائے گئے ہیں پر حضرت کی کو پیدائشی دین تبدیل کرنے کا بھی حکم تھا۔ اگرچہ سورہ روم کی آیت بالا آپکو حکم سناتی ہے کہ پیدائشی دین تبدیل نہ کیا جائے۔ (اس دین کی مفصل کیفیت تعلیم القرآن میں دیکھو)

غرضیکہ قرآن عربی حضرت کی کو ملہم قرار دیتا ہے اور میری رائے میں یہ مناسب نہیں کہ معانی مذکورہ سے آپ کے ملہم ہونیکا انکار کریں پر دقت جو اس بیان سے پیدا ہوتی ہے سو یہ ہے کہ ان معانی سے آپ کے ملہم ہونے کو ماننا کوئی خصوصیت کا باعث نہیں ہے۔

اس کے سوا ایک اور طریق آپ کے الہام کی تیار کرنے کی غرض سے تجویز کیا گیا ہے جو آیات ماتحت کا موضوع ہے لکھا ہے

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا۔ مایدہ ۷ رکوع

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ۔ حج ۵ و ۹ رکوع

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ۔ یونس ۵ رکوع

وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔ فاطر ۳ رکوع

كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ۔ انعام ۱۳ رکوع

ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک بشر کے لئے ایک ایک شریعت اور راہ ہے۔ اور ہر ایک امت کے لئے ایک ایک طریقہ عبادت ہے اور ہر ایک امت کے لئے ایک ایک رسول ہے۔ قرآن عربی میں یہ امر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ عربوں کو حضرت کی سے پیشتر نہ کوئی رسول ملا نہ کوئی کتاب اس اصول سے حضرت کی کا دیگر غیر اقوام کے رسولوں کی مثل ایک رسول ہونا لازم گردانا گیا ہے۔ یہ نبی اسرائیل کے انبیا کی مثل۔

پس اس بیان سے جو کچھ میں حاضرین سے کہنا چاہتا ہوں سو اس کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ آپ لوگ حضرت کی کو معانی مذکورہ کا رسول مان لو۔ اور محمدی صاحبان کے اس طعن کو دور کر دو کہ مسیحی لوگ حضرت کی کی رسالت کے منکر ہیں۔

۴۔ ان معنی پر سوچو جو آپ کی رسالت و نبوت کو دیئے گئے ہیں۔

سامعین میری دریادلی کو معاف فرمائیں کہ میں آپ کو محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھا رہا ہوں۔ پر میری غرض یہ ہے کہ آپ حق کا انکار کرنے کے جرم سے بچ جائیں۔ آپ محمد رسول اللہ کہنے سے خائف نہوں کیونکہ آپ کی رسالت کا اعتراف ہمیں ہمارے اعتقاد سے گمراہ نہیں کرتا ہے اور اس رسالت کے معانی بھی وہ نہیں ہیں جسکے اقرار سے ہمارے عقاید و ایمان میں فرق آئے البتہ ایک بات کا خیال رہے کہ ہم آپ کی اُس رسالت کے مقر نہوں جو اہل القرآن نے آپ سے منسوب کی ہے پر میرا مطلب صرف آپ کی قرآنی رسالت کا اقرار کروانا ہے جس کی بابت میں نے کچھ بیان کر دیا ہے۔ باقی بیان اب کرتا ہوں۔ لکھا ہے۔

۱۔ حضرت کو ہادی ہونیکا منصب نہ تھا۔

وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ۔ تو اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ دکھانیوالا نہیں ہے۔ نمل ۶ رکوع۔

لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ۔ اُن کی ہدایت کرنا تیرا ذمہ نہیں ہے بقرہ ۳۷ رکوع۔

۲۔ حضرت کا منصب کسی کی وکالت کا نہ تھا۔

قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ

کہہ کہ میں تم پر وکیل نہیں ہوں۔ انعام ۸ رکوع۔

باقی آئندہ

تپسیا

راون نے کوویر کی مثل دولت اور حشمت میں بڑھنے کے لئے تپ کیا (دیکھو راون) اور آخر کار تپسیا کے بل سے مغرور ہو کر بہت سی خرابیاں کیں۔ ہاں۔ راون کے بھائی دبھیشن نے دھرم پر دل لگانے اور برہم ودیا کو حاصل کرنے کے لئے تپ کیا۔ اسی سے وہ نرم دل اور پاپ سے نفرت کرنیوالا اور دانا طبیعت کا شخص نظر آتا ہے (دیکھو دبھیشن) شیش ناگ نے اپنی والدہ کے سراپ سے آزاد ہونے کے لئے تپ کیا (دیکھو شیش ناگ۔ ناگ) ارجن نے آسمانی ہتھیار حاصل کرنے کے لئے تپ کیا تاکہ اُن سے کوروؤں کو فتح کرے۔ (دیکھو ارجن) دھرو نے جب اُس کی سوتیلی والدہ نے اُسے ذلیل کیا تو تمام دنیا کے لوگوں سے بڑھکر بڑائی پانے کے لئے تپسیا کی اور اُس کے صلہ میں اُس نے دھرو (یعنی قطب ستارہ) میں جگہ پائی (دیکھو دھرو) رشی گرتسمد نے تپسیا کے ذریعہ سے ایسی وسیع شکل حاصل کرلی تھی جیسی اندر کی تھی جو ایک ہی وقت میں آسمان فضا اور زمین پر ہر جگہ نظر آتی تھی۔ (دیکھو گرتسمد) رشی شیاواسو نے راجہ دتھتی کی بیٹی سے شادی کرنے کے لئے تپ کیا (دیکھو شیاواسو) ترشنکو نے مع جسم سورگ میں پہونچنے کے لئے تپ کیا (دیکھو ترشنکو) کندرپ نے شیو کو قابو میں لانے کے لئے تپ کیا (دیکھو کندرپ) دنیا کو ہلاک کرنے کے لئے تپ کیا جاتا تھا جیسے دُسند دانسر نے کیا تھا (مہابھارت وان پرب ۲۰۰: ۳۱) (دیکھو دھندھو) ویدوں کا گیان حاصل کرنے کے لئے سخت تپسیائیں کی جاتی تھیں۔ جیسے بھردواج کے بیٹے یاوکریت نے کیا (دیکھو یاوکریت) بیٹا حاصل کرنے کے لئے تپسیا کی جاتی تھی جیسے رشی بلدھمی نے کیا تھا (دیکھو بلدھمی) کسی کو مارنے کے لئے بھی تپ کیا کرتے تھے۔ جیسے کاشی کے راجہ کی بیٹی آمبا نے بھیشم کے ہلاک کرنے کی نیت سے سخت تپسیا کی (مہابھارت ادیوگ پرب ۱۸۸: ۲۰ و ۳۲)

(باقی آئندہ)

ایٹی جیڈی قصبہ کی عجیب کہانی

تم نے مشن سے سب کچھ طلب کیا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ تم بھی اپنے واسطے کچھ کرسکتے ہو کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسباب پر کچھ غور نہیں کیا ہے پھر میں نے کہا کہ اس امر میں ایسی عجلت نہ چاہئے۔ قد بقدر اسباب پر غور کرو کہ آیا تم اپنی طرف سے ایک استاد دے سکتے ہو کہ نہیں کیونکہ اس کام کے کھولے جانیکی نسبت بہت سرگرم معلوم ہوتے تھے ہوا ایک ہفتہ تک اس امر پر غور کرو۔ قریباً چار یا پانچ روز کے بعد وہ انوان میں ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جناب ہم نے اُس پر جو آپ نے فرمایا تھا غور کیا ہے میں نے کہا وہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ ہم کو دیسی استاد دینگے تو ہم ایک دیسی گرجہ گھر بنا دینگے اور استاد کی رہائش کے لئے ایک گھر بھی بنا دینگے اور اُس کے گذارہ کے لئے ایک سو پینتیس روپیہ سالانہ دیا کرینگے۔ اس سے زیادہ کوئی شخص کیا مانگ سکتا ہے خدا کے کام میں اس سے زیادہ خوشی اور کیا ہوسکتی ہے کہ ایک معمولی آدمی آکر کہے کہ ہم اتنا کچھ کرنے کو تیار ہیں ہم جلد ہی گئے اور زمین کی پیمائش گرجہ کے لئے اور مکان کیلئے کی۔ رضامند ہاتھوں نے فوراً ہی درختوں کو کاٹ ڈالا کہ اُن سے مکان اور چھت اور چھپائیاں بنائی جائیں اور جلد ہی وہ دیواریں بنانے میں مشغول ہوئے۔ آدمی اور عورتیں ایک ساتھ کام کرتے تھے اور تین یا چار ماہ کے عرصہ میں ایک خوبصورت دیسی گرجہ گھر تعمیر ہوگیا۔ تب ایک اتوار کو ہم وہاں گئے۔ کیا خوب ہوتا اگر تم بھی وہاں ہمارے ساتھ موجود ہوتے جس وقت کہ ہم اُس چھوٹی سی سادہ عمارت میں فراہم ہوئے تھے۔ گرجا آدمیوں سے لبریز ہو رہا تھا اور لوگ فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہم نے بڑی شکر گذاری کے ساتھ اُس چھوٹی عمارت کو خدا کی عبادت کے لئے مخصوص کیا۔ یہ ایک شاندار تقدیس کا جلسہ تھا۔ ایک ایسا موقعہ جس میں خدا کے ظہور سے تازگی ملے۔ یہاں پر کام متواتر جاری رہا۔ اور ہم حسب ضرورت انوان سے اپنے لوگ بھیجتے رہے۔ کہ عبادت ہوتی رہے۔ اور حتی المقدور ہم بھی ہفتہ کے آخر میں نماز کے لئے جاتے تھے۔ ان لوگوں کے دلوں میں خدا کی روح رفتہ رفتہ کام کرتی رہی یہاں تک کہ ایک روز جبکہ حاکم اعلےٰ نے حکم دیا کہ کل قصبہ کے جوان جاکر شکار پکڑیں ایسا حکم حاکم مذکور کی جانب سے ہر سال نافذ ہوتا رہتا ہے۔ اور جوان شکارگاہ ایک قسم کا جانور پکڑنے کے لئے جو مشابہ ہرن کے ہوتا ہے چل نکلتے ہیں اور اُس کو بارش کے پجاری کو دیتے ہیں جو کہ دھرتی ماتا کے معبود کے لئے قربان کرتا ہے اس غرض سے کہ معبود مذکور خوب بارش برسا کر ان کی زراعت کو زرخیز کرے۔ اس سردار کو حیرت ہوئی جبکہ اس وقت ساٹھ یا ستر جوانوں نے اس حکم کو ٹال دیا جس کے لئے حاکم اُن پر نہایت غضبناک ہوا اور کہا کہ اس نافرمانی کے کیا معنے ہیں۔ انہوں نے ملائمیت سے جواب دیا کہ آپ سے مخفی نہ رہے کہ اب ہم خدا کی نسبت تعلیم پاتے ہیں جو تمام اچھی چیزوں کا بخشنے والا اور کامل کرنے والا ہے اور اب ہمارا ایمان پہلی باتوں پر نہیں ہے۔ اس پر حاکم زہر طیش میں آیا اور انکو ڈرانے کیلئے سخت حکم دھمکیاں دیں۔ اس وجہ سے انہوں نے ہم کو خبر بھیجی اور ہم انکے پاس گئے ایک سیڑھی کی سی پہاڑی کی نسبت خوب مجھے یاد ہے کہ ہم وہاں پر ایک پرانی قربانگاہ کے چھپر میں فراہم ہوئے جو کہ نہایت خوفناک عمارت تھی۔ بیرونی طرف سے چٹائی کی چھت سے بنی ہوئی اور اندرونی چھت کے اوپر قربانیوں کا بقیہ موجود تھا معلوم نہیں کہ کتنی مدت کا تھا۔ اسجگہ ہم فراہم ہوئے اور دو گھنٹوں سے زائد سردار سے گفتگو کرتے رہے۔ بکثرت سے لوگ ہمارے گرد بیٹھے موجود تھے۔ اور ہماری تقریر جو اس وقت ہوئی اُس کا لب لباب یہ تھا کہ اگر آپ لوگ ناخوش نہ ہوں تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ان جوانوں کو خدا کی پیروی کرنے دیجئے۔ مگر قصبے کے دیگر کاموں کی نسبت یہ بات ہے کہ جیسے آپ کے قصبہ کی صفائی۔ جھاڑیوں کو کاٹنا اور دیگر ایسے کاموں میں ہر ایک جوان کا فرض ہوگا کہ اُس میں حصہ لیویں۔ اور ایسے کاموں کی نسبت میں بھی دیکھونگا کہ آیا وہ کرتے ہیں کہ نہیں۔ اور ہم کسیکو جو خدا کی پیروی نہیں کرنی چاہتے ہیں مجبور نہیں کرینگے۔ یہ سب سردار اس بات پر متفق نہ ہوئے۔

باقی آئندہ۔

ایک سنسنی خیز خبر

مورخہ ۱۸ جون ۱۹۱۵ء کو موضع روڑھی جھکیاں تحصیل و تھانہ حافظ آباد میں ایک سخت وقوعہ ہوجانے کی خبر اسی تاریخ کی رات کو حافظ آباد میں پھیل گئی جبکہ ایک مقتول کی لاش اور ایک کنسٹبل پولیس سخت مجروح شفاخانہ حافظ آباد میں لائے گئے جس کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ کوئی بدمعاش محمد الدین نامی جو تعزیرات ہند کی چند ایک دفعات کا ملزم تھا۔ پولیس سے بھاگا اور چھپتا پھرتا تھا جس کو وہ امن عامہ کی خاطر ٹھکانے لگانے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ اس کوشش کے دوران میں پولیس افسر انچارج ننکانہ (لاہور) نے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس لائلپور کو رپورٹ کی کہ محمد الدین بدمعاش تھانہ کھڑیانوالہ کے ایک گاؤں میں سنا جاتا ہے براہ مہربانی اُس کو گرفتار کرنیکا انتظام فرماویں۔ اس پر پولیس لائلپور سے سب انسپکٹر پولیس کھڑیانوالہ کے نام حکم نسبت گرفتاری بدمعاش مذکور پہونچا مگر پولیس کے وہاں پہنچنے پر محمد الدین وہاں سے ایسا بھاگا کہ پولیس حیران رہ گئی یعنی جب پولیس اس پتہ پر پہونچی جہاں محمد الدین سنا جاتا تھا۔ تو واقعی محمد الدین وہاں موجود پایا۔ اور جسکے پاس وہ نوکر رہا ہوا تھا اُن کے دروازہ کے باہر بیٹھا حقہ پی رہا تھا پولیس کے دریافت کرنے پر صاف بیان کر دیا کہ میں ہی محمد الدین ہوں۔ افسوس ہر چند چھپا پر پولیس نے پکڑ ہی لیا۔ اچھا ذرا باہر ٹھہرو میں اندر سے جوتی پہن آؤں۔ پولیس اسکے اس چکمہ میں آ ہی گئی۔ مگر محمد الدین جب اندر جا کر منٹوں باہر نہ نکلا تو اندر آدمی بھیجکر دریافت کیا گیا۔ مگر پتہ لگا کہ اندر والوں کو کچھ خبر نہیں۔ اور محمد الدین صاحب کوٹھے پر سے ہی کود کر کہیں رفوچکر ہو گئے ہیں۔ بعد دوران تحقیقات میں پولیس کو محمد الدین کی نسبت تھانہ حافظ آباد کے ایک موضع روڑھی جھکیاں میں اپنے کسی واقفکار کے ہاں ہونے کی خبر لگی۔ اور مسمی کرم الٰہی کنسٹبل نمبر ۱۵۱ کی ڈیوٹی برائے گرفتاری لگائی گئی۔ جب کنسٹبل کرم الٰہی وہاں پہونچا تو بدمعاش کو موضع مذکورہ میں ہی پایا۔ مگر اکیلا پکڑنیکا حوصلہ نہ کر سکا کنسٹبل مذکور اسی پیش و پس میں تھا کہ اس کو پتہ لگا کہ سردار لال سنگھ سب انسپکٹر پولیس تھانہ ونیکے تحصیل حافظ آباد اپنے علاقہ کے کسی مقدمہ کی تحقیقات میں یہاں آئے ہوئے ہیں جن کے پاس وہ پہونچ کر ملتجی امداد ہوا۔ اس پر سب انسپکٹر پولیس معہ ایک دو کنسٹبل اور چند دیگر اشخاص کے موقع پر پہونچے۔ مگر محمد الدین بدمعاش نے للکار کر کہا کہ میرے نزدیک ہرگز کوئی نہ آنا۔ ورنہ جو آیا اس کا سر نہ ہوگا پھر بھی کرم الٰہی کنسٹبل حوصلہ کر کے آگے بڑھا اور بدمعاش مذکور کو ڈانٹ کر کہا کہ ہتھکڑی لگوا لو تم اب بھاگ نہیں سکتے۔ کرم الٰہی کا آگے بڑھنا ہی تھا کہ محمد الدین نے ایک ہی سوٹا اس زور سے کنسٹبل مذکور کے سر پر جمایا کہ وہ یکدم بیہوش ہو کر پڑا جس کی نسبت اُس وقت یہی یقین کیا گیا کہ یہ مر گیا۔ مگر شکر کہ تھوڑی دیر بعد یہ خیال غلط ہوا کیونکہ کنسٹبل سخت چوٹ لگنے اور خون بہنے سے بیہوش ہو گیا تھا مرا نہیں تھا۔ اس اثنا میں محمد الدین پاس ہی سے ایک کلہاڑی لیکر مکان پر چڑھ گیا تھا۔ اب سارے سہم گئے کہ کیا کیا جاوے سب انسپکٹر نے بندوق منگوا کر اُس میں چھرّہ کے کارتوس ڈالکر بدمعاش کو دھمکایا کہ نیچے اُتر آؤ ورنہ میں فائر کر دونگا۔ مگر بدمعاش نے ذرا تک پرواہ نہ کی۔ آخر لاچار ہو کر سب انسپکٹر لال سنگھ نے فائر کر ہی دیا۔ شاید خیال تو تھا اُس کو ڈرانے دھمکانے یا زخمی کر کے پکڑنے کا مگر اس چھرّہ نے ہی محمد الدین کا کام تمام کر دیا۔ اس وقت تو وہ زخمی ہو کر گر پڑا اور مجروح کنسٹبل کے ہمراہ روانہ شفاخانہ حافظ آباد کیا گیا۔ مگر محمد الدین نے آخری دم رستہ میں ہی دیدیا اور حافظ آباد میں لاش ہی پہونچی محمد الدین کا اب گور و کفن ہو گیا ہے مگر کنسٹبل پولیس شفاخانہ حافظ آباد میں زیر علاج پڑا ہے جس کے بچ نکلنے کی اُمید کی جاتی ہے۔ دیکھئے عدالت انصاف اس وقوعہ کی نسبت کیا نوٹس لیتی ہے اور ممکن ہے کہ عدالت سردار لال سنگھ کے اس فعل کو حد قانون سے باہر تصور کرے مگر ایسے موقعہ پر کیا کیا جا سکتا تھا جبکہ اُسکے پکڑنیکا فرض اور اپنی جان کا خوف ساتھ ساتھ ہو۔

(نامہ نگار) از ضمیمہ اخبار شانتی۔

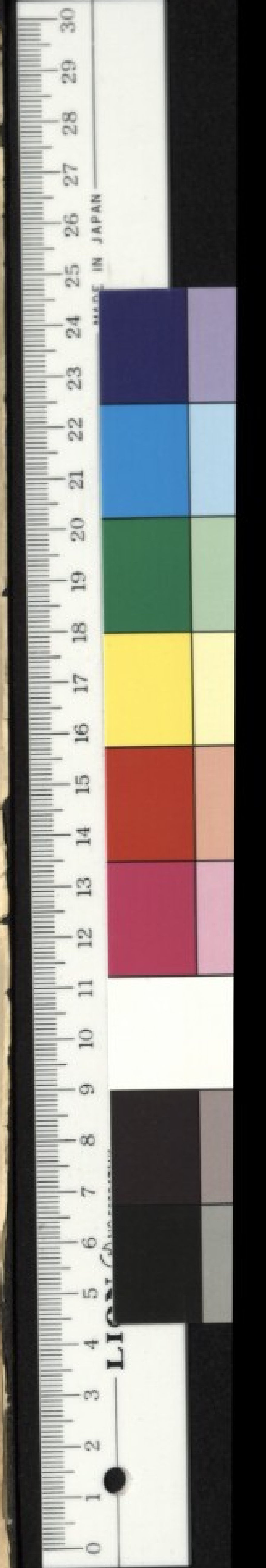
بچ جانا

کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو بچانے اور ڈھونڈنے آیا ہے۔ لوقا ۱۹-۱۰

ناظرین میں خداوند مسیح کے خوف سے ڈرتا اور کانپتا ہوا آپ لوگوں کے سامنے کچھ سطریں پیش کرتا ہوں میرا خیال ہے کہ ہمارے بہت سے مسیحی ناظرین نے یہ آیت پڑھی ہوگی جب خداوند زکئی کے گاؤں میں تشریف فرما ہوا تو وہاں بہت سی بھیڑ اُس کے پیچھے تھی۔ زکئی ٹھگنا ہونیکے باعث خداوند کو دیکھ نہ سکا اس نے ایک درخت پر چڑھ گیا۔ اور جب یسوع مسیح اُس درخت کے نیچے آیا تو زکئی سے کہا اُے زکئی نیچے آ **آج میں تیرے ساتھ رہونگا**۔ لوگ یہ دیکھکر کڑکڑائے اور کہا کہ وہ ایک گنہگار کے ہاں اُترتا ہے۔ ناظرین کیا خداوند کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ گنہگار شخص ہے۔ لیکن کیونکہ اُسے بچانا منظور تھا تو خاموش ہو گیا۔ زکئی نے سنتے ہی حاضر جوابی سے جواب دیا کہ میں اپنا آدھا مال غریبوں کی نذر کرتا ہوں اور جسکا کبھی میں نے ناجائز طریقے سے کچھ لیا ہے اُس کا چوگنا اُسے دیتا ہوں تب خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ آج نجات اس گھر میں آئی ہے۔ کیونکہ ۱۰ آیت ۱۹ باب لوقا کی انجیل میں لکھا ہے

کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو بچانے اور ڈھونڈنے آیا ہے۔ لوقا ۱۹-۱۰

عزیزو ہم جو کہ خداوند کے برگزیدہ ہونیکا دعوے کرتے ہیں کیا اس آیت کو سمجھتے ہیں اور زکئی کی طرح عمل کرتے ہیں خداوند مسیح نے تو ہمیں ڈھونڈا اور اپنے پاک بپتسمہ سے بچایا ہے۔ پھر گناہ کرتے ہیں اور مسیح کو دوبارہ صلیب پر چڑھاتے ہیں دور کیوں جاتے ہیں میں اپنی طرف دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قسم کا گناہ میری زندگی میں تھا خاصکر کے جھوٹ بولنا اور گپیں مارنا جس کے سبب سے کہ اکثر دفعہ مجھے اپنے عزیزوں سے جدائی کا صدمہ سہنا پڑتا رہا۔ لیکن جب کہ میں نے اس آیت کو پڑھا اور سوچا



ہے تو خداوند مجھے یہ کہتا ہوا سنائی دیا کہ اے بیچے کب تک تو مجھے تکلیف دیتا رہیگا۔ آخر میں میں نے اقرار کیا۔ اور اب میری زندگی میں بہت فرق آگیا ہے۔ اب تو خداوند کے ہاتھ میں ہگ ہوں۔ اور جدھر جائے جانیکو تیار ہیں۔ مگر عزیز دختر خداوند سے ڈرو اور توبہ کرو۔ کیونکہ خداوند کا غضب نزدیک ہے خدا کے برگزیدہ اور چنے ہوئے ہونیکا دعوےٰ تو اسی حالت میں سچا ہو سکتا ہے کہ جب ہم خداوند کے کلام پاک کو خوب سوچیں سمجھیں عمل کریں۔ ہر ایک عیسائی کا فرض ہے۔ کہ وہ انجیل کی بشارت کرے۔

ناظرین۔ آپ خداوند سے دعا کریں کہ یہ طاقت سب کو دے۔ اور خاصکر کے میرے لئے کہ وہ مجھے بری اس ہیٹین [illegible]، میں مجھے کامیاب کرے۔ فقط

مسیح کا خادم۔ پرکاش

عیسیٰ اور یسوع

پادری پریم چند کے سوالوں کے جواب میں مندرجہ بالا ناموں کی نسبت ذیل جواب دیتا ہوں۔

۱۔ یہ دونوں نام بلاشک ایک آدمی کے ہو سکتے ہیں۔ مگر عیسےٰ کا نام جسکو محمد صاحب نے قرآن میں ہمارے شفیع پر لگایا ہے اصلی نام سے بالکل جدا ہے۔

۲۔ دونوں میں سے زیادہ موزوں نام جو قابل پسند ہے وہ یسوع ہے۔ کیونکہ یسوع عبرانی نام یشوع سے ملتا ہے جو اصلی حروف ے۔ شین۔ عاین سے نکلا ہے۔ جسکا مطلب بچانے والا نکلتا ہے۔ ے سے یہوہ سے مراد ہے اور تمام جملے سے مطلب نکلتا ہے کہ نجات یہوہ ہے۔ اس کا خاص سبب کہ اہل اسلام کیوں عیسے کو پسند کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ وہ ان الفاظ کو الٹ پلٹ کرتے اور مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم بناتے ہیں۔ عاین۔ شین۔ ے اور وہ الفاظ عیسے کہتے ہیں اور اس طرح سے یہ نام بے معنے ٹھہرتا ہے پر اس کے لئے محمدی علما بہت سے عجیب بیانات گھڑتے ہیں۔ بیضاوی اس کے معنے کرتا ہے "سفید لال سے ملا ہوا"

نہایت عجیب بات قرآن میں یہ پائی جاتی ہے کہ بائبل کے بہت سے ناموں کو کچھ تبدیل کر کے خاص طرز پر ظاہر کیا ہے۔ قرآن کی عبارت کی خوبصورتی سجعات میں سمجھی جاتی ہے کہ اس میں ایک قسم کے الفاظ ہم معنے بار بار آتے ہیں جو مقفے عبارت میں رکھے گئے ہیں۔ جو لکھنؤ کی اردو کے موافق ہے۔ اس کیلئے محمد صاحب نے عہد عتیق کے کئی دو ناموں کو شاعری رنگ دے دیا ہے۔ مثلاً قاین اور ہابیل کو ہابیل اور قابیل بنا دیا ہارون اور کرہ کو ہارون اور قارون بنا ڈالا۔ گولیتھ اور ساؤل کو جالوت اور طالوت کر دیا جوج ماجوج کو یاجوج اور ماجوج بنا دیا اور اگرچہ ہم کو ایسے ہی جوڑے اس نام کے نہیں ملتے مگر سامعین کے کانوں کو خوشنما بنانے کے لئے ان ناموں کو عیسیٰ اور موسےٰ کر ڈالا۔ اور ہندوستان میں اہل اسلام اس طرح سے اکثر جوڑے کے طور پر بولا کرتے ہیں۔

عیسے نام کی طرز سے جس میں شفیع کے خیال کو جو سب ناموں میں افضل ہے مٹایا جاتا ہے عیسائیوں کو دور رہنا چاہئے اور یسوع کا استعمال کرنا چاہئے۔ پہلے غیر قوموں میں سے جو لوگ خداوند کے پیرو ہوئے عیسائی نہیں کہلائے بلکہ کرسچن یعنے مسیحی کہلائے اور یہی نام پرانی تواریخ کے مطابق درست ہے اور اہل مشرق اس کو پسند کرتے ہیں تو پھر ہم ہندوستان میں کیوں اپنے آپ کو اس نام سے کہلائیں جو قابل اعتراض ہے اور ہمارے خداوند کی بزرگی اور عظمت کو کم کرتا ہے۔ جو ہماری خاص شان اور امید ہے۔

ایچ۔ یو۔ وایٹ برخت ڈی۔ ڈی کینن آف
لاہور۔
شملہ ۳۰ اپریل ۱۹۱۰ء انانڈیل ٹینین

مسٹر طیسی۔ جے سورجامنٹ مجسٹریٹ بجنور نے دریا میں کود کر مسٹر کے امر سنگھ رئیس کو غرق ہونے سے بچالیا۔

آجکل کے نوجوانوں کی حقیقت

ناظرین با تمکین۔ مختلف جگہوں کے تجربہ سے مفصلہ ذیل حالات اس زمانے کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے پیش کرتا ہوں۔ اکثر خاص الا طلبا ا ب ت پڑھ کر دعوے ہمہ دانی کر بزرگوں سے شوخ چشمی کرنا اپنا خاصہ بنا لیتے ہیں۔ ان کو نہ تو کسی کی شرم اور نہ خوف ہوتا ہے بجز اس کے انکو جنٹلمین بننے سگریٹ پینے۔ ہاتھ میں چھڑی۔ تو اسن کا بوٹ پہنے ایک کتا رکھنے کا مرض چمٹ جاتا ہے وہ بیں صورت شرافت کو بالائے طاق رکھکر والدینوں کو جنہوں نے پالا پوسا بالمقابل صلواتیں سناتے ہیں۔ ماں سے زیادہ بیوی کے خواستگار بن بیٹھتے ہیں۔ جب برسر روزگار ہو جاتے ہیں تو مستحقوق کی پرورش ہو درگزر کر اپنی ہی شکم پروری میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے ہیں۔ بزرگوں اور والدینوں کے احکام کی تعمیل سے اپنی عورت کی فرمائش کو ترجیح دیتے اور ایسے مگن ہو جاتے ہیں کہ اپنی کمائی کو اس کے سپرد کر اس کے دست نگر ہو جاتے ہیں۔ دن رات اسیکی دھن رہتی ہے۔ بھائی بہنوں کو پیسے کا پوسٹ کارڈ لکھتے بھی الکس آتی ہے۔ اسکول میں ابھی تعلیم ہی پاتے ہوتے ہیں کہ شادی کا بندوبست پیشتری سے کر لیتے ہیں اور جب مدرسے سے نکلتے ہیں۔ بلکہ رفع حرج ہیں تو استاد سے طوطا چشم ہوتے ہیں۔ راستے میں قضا کار استاد کہ جسکے ہاتھ سے چپت کھائے تھے۔ مل ہی جائے تو منہ چھپائینگے یا کترا کر کسی اور طرف کو کھسک جائینگے مبادا کہ سلام کرنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑ جائے یعنے دینے کے سر پر تو خاک یہاں سلام ہی سے گریزاں ہے۔ حق فراموش حد درجے کے گر بفضل خدا کسی عہدہ پر ممتاز بھی ہو جائیں تو جس مدرس کے صدقے سے یہ دن نصیب ہوا اس کے شاگرد کہلانے کو اپنی کسر شان گردانتے ہیں۔ فرض محال اگر کسی بزرگ سے پالا پڑ جائے تو پاس ادب کی جگہ

بھی نزدیک نہیں پھٹکنے دیتے وہ بجز شرمساری و انکساری کے سفید ریش پر قہقہہ اڑاتے ہیں گاہے مجلسوں میں جا بیٹھے تو بجائے سکوت اختیار کرنے کے ادھر تاڑ اُدھر تاڑ میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ غرور تو اتنا کرتے ہیں کہ گویا افلاطون ثانی یا مانی خاں کے ...... یہی ہیں۔ غرضیکہ اے ناظرین اس زمانے کے نوجوانوں کی یہ شکایات ہے جن پر غور کر کے ہر ذو بشر کو اپنا چلن درست رکھنا واجب و مناسب ہو۔ کاشکہ ہر نوجوان اس پر عمل کرے"۔ اپنی جوانی میں خدا کو یاد رکھ"۔ راقم بی رام لعل چوپڑہ ہیڈ ماسٹر الور ریاست۔

سزا سے شرم دلانا بہتر ہے

ایک عورت جو زنا کے جرم میں تھی بے ہراس
لیکے کچھ لوگ اُس کو حضرت عیسے کے پاس
یہ کہا یہ عین وقت فعل میں پکڑی گئی
حکم کیا ہے اس کے حق میں اب یہ جو پکڑی گئی
ہے یہ موسیٰ کی شریعت سنگساری خوب ہے
اسکے حق میں یہ طریقہ خوب ہی مرغوب ہے۔
یہ گنہگاری کا بدلہ اس کو پانا چاہیے۔
حکم یہ توریت کا اس پر لگانا چاہیے۔
سُن کے یہ چپکے ہوئے کچھ غور کر کے یہ کہا
جو نہ ہووے تم سے عاصی یہ عمل لاوے بجا
لیک وہ سب تھے گنہگاری میں آلودہ مدام
سنگساری ان کو کرنا ہو گیا تھا شاق کام
ہو گئے وہ محو حیرت چل دیئے واپس سبھی
کیا کریں یہ حکم سیدہا ہے نہ ہوگا کچھ ابھی
اُن کے جانے بعد عورت کو کہا۔ اے خوبرو!
چھوڑ دے تو شرم کر کے بعد اس کے زشت خو
شرم کے مارے جھکی وہ انکے قدموں میں وہیں
کر کے توبہ راستی میں ہٹ گئی وہ ماہ جبیں
عمر ساری نیکیوں میں اُس کی آخر ہو گئی
فعل ہائے نیک میں آخر وہ مر کر سو گئی
شرم کا ہے تازیانہ سب سے اچھی اب سزا
یہ گنہگاروں کے حق میں سب سے ہی بہتر ہوا
برق دیکھو جسم کے پہلو کو پکڑو بار بار
اس سے عاصی ہو گئے تھے صاحب صدق و صفا
لاکھ دیکھے ہے گنہ تیرے وہ خالق بے ریا۔
لیک روزی میں تری کرتا نہیں ہے کچھ خطا
تو جو دیکھے اک گنہ کرتا نہیں گا ہے عطا
وہ ہزاروں عیب دیکھے رزق دیوے بے بہا

راقم حکیم میر کریم الدین ۔ برق ۔ کرسچن ٹریننگ سکول سیالکوٹ۔

غزل

قیامت آگئی سر پہ ہے آخر یہ زمانے کا۔
گذر جو وقت جاتا ہے نہیں پھر ہاتھ آنیکا
یہ ساری آفتیں یہ ساری بلائیں ہیں نتیجہ ہے
خدا کو بھولکر اپنا بتوں سے دل لگانے کا
عجب اک چل چکی ہے سو صدا سعے کی آتی ہے
کہیں تو دفن کرنیکا کہیں چرچہ جلانے کا۔
گورے نوجواں ایسے کہ بانی کا ابتلا ہیں
حقیقت میں مزا ہے یہ بشر کے سر اٹھانیکا

کرو تو بے گناہوں سے آثار و مکر کا جامہ
اگر کچھ خیال ہے دل میں مسیح کے خوں بہانے کا
خبر تجھ کو نہیں غافل پھنسا کیوں عیش عشرت میں
زمانہ آن پہونچا ہے یہ اشکوں کے بہانے کا
اے مہجور جا پکڑ دامن ابھی دامن مسیحا کا۔
اگر کچھ خیال ہے دل میں خدا کو منہ دکھانیکا

کوکب ہند

"تیرے لئے!"

اب سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیدے۔ (یوحنا ۱۵)

خوں میں نے آہ اپنا تیرے لئے بہایا
تیغ جفا کا شکوہ لیکن نہ لب پہ لایا۔
پابند قید عصیاں تھا تو۔ تجھے چھڑایا
دامن سے معصیت کا دھبہ ترے مٹایا
خواب گراں سے تجھ کو او بے خبر جگایا
مردہ تھی روح تیری میں نے تجھے جلایا۔
تو نے مجھے دیا کیا۔ دی میں نے جان تجھکو
ہاتھوں کا زور بخشا او ناتوان! تجھکو۔

تیرے لئے جہاں میں ایذا اہانت اُٹھائی
صدمے جگر پہ جھیلے اور دل پہ چوٹ کھائی
پیارے وطن کی مجھکو گو شاق تھی جدائی
غربت میں مجھکو لیکن وفا تیری لائی
مصلوب ہو کے میں نے جان حزیں گنوائی
دنیا کے رنج و غم سے تا ہو تجھے رہائی
تو نے نہ مجھ کو لیکن دی داد جاں نثاری
رویا لہو میں۔ تیرے آنسو ہوئے نہ جاری

تیرے لئے زمیں پر آیا میں آسماں سے
ٹپکا میں اشک بن کر تاج گہر فشاں سے
اُلفت نہ مجھکو گو تھی اس تیرہ خاکداں سے
صحرا میں تیری خاطر آیا میں گلستاں سے
آگاہ تو نہیں کیا میرے غم نہاں سے؟
بہتا ہے خون اب تک اس جسم ناتواں سے
میں عرش پر نہیں ہوں گویا صلیب پر ہوں
ہوں خاک پر تڑپتا، وہ پارۂ جگر ہوں۔

صدمے طمانچوں کے اور کوڑوں کی وہ اذیت
وہ ضبط وہ تحمل۔ برداشت کی وہ عادت
اندوہ جانکنی کی ایذا وہ وقت رحلت
بالیں پہ نزع میں وہ انبوہ یاس و حسرت
تیرے لئے اٹھائی میں نے جہاں کی زحمت
وہ بے زباں تھا لب پر آئی نہ پر شکایت۔
کچھ تو اثر ہو دل پر تیرے مرے الم کا۔
میں مانگتا نہیں ہوں تجھ سے صلہ کرم کا۔

پایا جو معصیت سے تجھکو اداس میں نے
ٹوٹی ہوئی نہ ہائی برسوں کی آس میں نے
تعلیم حق تجھے دی حق ناشناس میں نے
توفیق تو یہ بخشی او ناسپاس میں نے
کی تیری نیکیوں کی کُل التماس میں نے
تھا تشنہ لب بلا کر شفقت سے پاس میں نے
آب بقا پلایا دست کرم سے تجھکو
یعنی نجات بخشی دنیا کے غم سے تجھکو



دنیا کے غم کدے میں گو ہوں الم کشیدہ
بندہ ہوں اے مسیحا پر تیرا خوں خریدہ
ہوں اشک معصیت کا اک قطرہ چکیدہ
حرماں نصیب بیکس رنجور غم رسیدہ۔
ہوں دام آرزو میں سینہ بخوں تپیدہ
تیری گلی میں ہوں میں پائے طلب بُریدہ
توفیق دے وہ مجھ کو تیرا ہی دم بھروں میں۔
تیرے لئے جیوں میں تیرے لئے مروں میں
پیارے لال۔ (داس کرشن میرٹھی)

کلام تائب

فغاں ہوں نالہ ہوں فریاد ہوں نالہ ہوں حسرت ہوں
غرض کچھ ہوں مگر ہر چیز کی میں اک حقیقت ہوں
سراپا جلوہ گاہ دہر میں اک نقش حیرت ہوں
بنے جو آئینۂ عبرت میں وہ تصویر حسرت ہوں۔
گرا دو یا نہ اے ارباب محفل مجھکو نظروں سے۔
میں عاجز ہوں مگر اک سرمۂ چشم بصیرت ہوں
مجھے دعوے نہیں گو زینت گلشن کا اے بلبل
میں مرجھایا ہوا گل سو گلوں کی ایک نگہت ہوں
مثال سبزۂ بیگانہ ہوں میں گلشن میں اے ہمدم
جسے اہل وطن بھولے ہیں وہ آوارہ غربت ہوں
رہا منت کش غم دہر میں ہر موئے تن میرا۔
مسرت جس کو روتی ہے میں وہ محروم عشرت ہوں
مجھے ترچھی نگاہ سے ہمصفیرو دیکھتے کیا ہو۔
کہ اپنے حال بد کی آپ ہی میں اک ندامت ہوں۔
مری منزل کی دوری پر ہے گریاں گردش گردوں
میں وہ واماندۂ راہ بیابان محبت ہوں۔
مرے تم حال برہم کا نہ پوچھو ماجرا تائب
مثال گل چمن میں کھل کے اک پژمردہ صورت ہوں
راقم تائب لودیانوی۔ حال مقیم بٹالہ۔

ملک کنعان کی سیر

یہاں سے ناصرت ۵ میل اور سکم جہاں حضرت یعقوب رہتا تھا وہ بھی ۵ میل تھا۔ رات کو ہوٹل میں ٹھہرے۔ سردی یہاں ۶۰ درجہ پر تھی جنین سے سکم یعنے نیبلس تک کوئی سڑک نہیں۔ اس لئے ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر جانا پڑا۔ ہوٹل کا کرایہ صرف رات رہنے کیواسطے مجھے ۶ روپے دینا پڑا۔ ہندوستان کی اگر سرائے میں ٹھہرتا تو شاید ہم سے زیادہ نہ دینا پڑتا۔ یہاں میں نے بڑی عجیب شکلیں دیکھیں جانوروں کی ٹانگیں ساتھ ہی لگی ہیں بھری مشک کندھے پر اٹھائی ہوئی ایسی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ جانور اٹھایا ہوا ہے جنین سامریہ اور جلیل کی حد پر ہے۔ اب ہم سامریہ میں سفر کرنے لگے۔ اثنائے سفر میں میرے ساتھی صاحبان آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ آئرلینڈ اور جرمن کے لوگ بڑے میلے ہیں بہت کم غسل کرتے ہیں۔ ایک اٹھہ برس کی جرمن لڑکی اس نے کبھی غسل نہیں کیا تھا۔ آئرلینڈ میں دستور ہے کہ جب کوئی مجرم قیدخانہ میں بھیجا جاتا ہے تو اُس کو غسل کروایا جاتا ہے۔ ایک عورت کو قید ہوئی اور اُس نے غسل کرنے سے انکار کیا۔ وہ جس سے اُس نے کبھی غسل نہیں کیا تھا۔ زبردستی اُسکو غسل دلایا گیا۔ اور وہ بیمار ہو گئی۔ ایک ہفتہ تک بستر پر پڑی رہی۔ پھر ہم موضع دوتین میں پہونچے جہاں حضرت یوسف اپنے بھائیوں کی خبر لینے گیا تھا۔ وہ کنواں جس میں یوسف کو ڈالا گیا تھا۔ راہ کے کنارے پر تھا ہم نے اُتر کر دیکھا۔ اب اس کنوئیں میں پانی ہے۔ یہاں نارنگی و انجیر بادام کا باغ ہے راہ میں پرانے سمرون شہر کے کھنڈرات دیکھے۔ یہ وہی سمرون ہے جہاں سخت قحط کے وقت عورتوں نے بچوں کو کھایا اور چار کوڑی تھے۔ اس واقعہ کا بیان ۲ سلاطین ۶ باب ۲۴ سے ۲۰ تک میں ہے۔ کھنڈرات کھودے جا رہے ہیں۔ پرانی قسمیں نکالی ہیں دستیاب ہو رہی ہیں۔ خدا کے کلام کی صداقت کی تصدیق ہو رہی ہے۔ میں نے یہاں سے ایک پرانا سکہ جو زمین سے نکلا ہے خرید لیا۔ باقی آئندہ۔

مضامین

حب الوطنی

وطن کیسا پیارا لفظ ہے۔ اس کا نام سنتے ہی دل میں ایک خاص قسم کا ولولہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر ایک فرد بشر میں قدرتی طور پر اپنے وطن کا خیال موجود ہوتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتا ہے بہت سے شاعروں اور دیگر اہل الرائے نے حب الوطنی کی از حد تعریف کی ہے اور بتلایا ہے کہ جس شخص میں وطن کی محبت نہ ہو اور جس کا دل وطن کا خیال کر کے موجزن نہ ہوتا ہو وہ دراصل مردہ ہے۔ بے شک ایسا شخص جسے اپنے وطن اور مادری سرزمین سے کسی قسم کی الفت نہیں ہے۔ جسمانی طور پر زندہ ہونے پر بھی روحانی و اخلاقی طور پر مردوں کی فہرست میں شامل کئے جانے کے قابل ہے۔

ہر ایک انسان کیلئے ضروری ہے کہ جس سرزمین میں اُس نے جنم لیا ہے۔ جس کا دانا پانی کھا کر اُس نے اپنی پرورش کی ہے جس سرزمین میں کھیل کود کر اسکا جسم نشو و نما پا چکا ہے۔ اُس کی ترقی و بہبودی میں وہ ہمہ تن کوشاں رہے۔

ہر ایک مہذب اور تعلیم یافتہ قوم میں لوگ اپنے ملک کی خاطر ہر ایک قسم کی قربانی کرتے ہیں۔ اور کئی طرح قسم کی مصائب اُٹھا کر اپنے ملک کو اعلےٰ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پچھلی صدی سے مغربی قوموں کے تعلق میں آنے اور انگریزی تعلیم کی ترقی کی بدولت ہمارے ہموطنوں کے دل میں بھی نئے نئے ولولے پیدا ہونے لگے ہیں اور انہیں بھی یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ ملک کی طرف بھی ہمارا کچھ فرض ہے۔ چنانچہ تمام ملک میں مختلف تحریکیں اس قسم کی جاری ہو گئی ہیں۔ کہ جن سے ہندوستان کی مختلف پہلوؤں میں ترقی کی اُمید کیجا سکتی ہے۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

بمبئی میں ادنیٰ اقوام کے اُٹھانے کی تحریک

ادنےٰ اقوام کے اُٹھانے کی تحریک صرف تعلیم یافتہ جماعت تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ راسخ الخیال لوگ بھی اُس میں مشغول ہیں۔ برار ممالک متوسط ریاست نظام اور چند حصص دکن میں ایک قوم بیدر کے نام سے مشہور ہے یہ اصل میں ذات کے کوری تھے۔ مگر چونکہ اسلامی عہد میں انہوں نے سرکاری ملازمت فوج میں اختیار کی لہٰذا انکو بیدر یعنے بے خوف کا لقب دیا گیا اور انہوں نے رفتہ رفتہ اور کوریوں سے اپنے تئیں علیحدہ کر لیا اور اُن سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھا اعلےٰ اقوام نے اُن سے وہی برتاؤ کیا جو ادنےٰ درجہ شودروں سے ہوتا ہے۔ یعنے اُن کو اچھوت قرار دیا۔ تھوڑے عرصے سے بیدروں میں تحریک شروع ہوئی کہ وہ اپنی علیحدگی مٹا دیں۔ اور جس طرح سے اور کوری جادو۔ گیگوار۔ سندھی اور ایسے ہی نام سے مشہور ہیں۔ یہ بھی اپنے لقب اختیار کریں۔ یہ لوگ شری شنکر اچارج کے مٹھ سنکیشور تند کیسر میں پہونچے۔ اور عرض حال کی شری شنکر اچارج جی نے کامل تحقیقات کے بعد قرار دیا کہ یہ کوری ہیں اور اُن کے پروہت وہی برہمن ہیں جو کوریوں کے پروہت ہیں اور یہ ہر قسم کا تعلق شادی بیاہ کا شودر کوریوں سے کر سکتے ہیں۔ وہ مندروں میں جا سکتے ہیں اور پرستش میں شرکت کر سکتے ہیں۔ وہ اچھوت قرار دیئے گئے ہیں۔ سری شنکر اچارج کے اس فیصلہ سے صرف بیدر ہی فرقہ میں نہیں۔ بلکہ عام فرقوں میں اطمینان ظاہر کیا گیا ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ اس گروہ کی شرکت سے کوری جماعت کو بہت فائدہ حاصل ہوگا

(ہندوستان)

اسکیم سررشتہ تعلیم

مقامی گورنمنٹ نے جو اسکیم صاحب سکریٹری آف اسٹیٹ ہند کی خدمت میں نسبت اہلکاران تعلیم بعد۔ کانفرنس نینی تال منعقدہ سنہ ۱۹۰۸ء بھیجی تھی وہ منظور ہو گئی ہے اور اس پر جولائی آئندہ سے عملدرآمد ہوگا تین خاص اہم باتیں اس اسکیم میں ہیں (۱) تقرر خاص انسپکٹران (۲) تنخواہ مدرسین کی اصلاح (۳) ہائی اسکول میں ملازموں کا درجہ بندی میں لانا کہ مدرسین کا بار بار تبادلہ نہ ہو دو خاص انسپکٹران کا تقرر بغرض نگرانی تعلیم سنسکرت و سائنس منظور ہو چکا ہے۔ باقی دو اسامیوں پر بھی تقرر عنقریب عمل میں آئیگا مدرسوں کی تنخواہ کے اضافہ کے لئے اس سال پچاس ہزار روپیہ منظور ہوئے ہیں ہم اُمید کرتے ہیں کہ ڈائرکٹر صاحب اس طرح سے یہ رقم تقسیم فرماوینگے کہ ملازمت کے ہر صیغہ کے ممبران اُس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس اضافہ کی تنخواہ اور درجہ بندی سے مدرسوں کی حالت کی اصلاح معقول طریقہ سے ہونی چاہئے ہم یہاں دوبارہ تحریک کریں گے کہ دو سو روپیہ سے زائد تنخواہ پانیوالے ہیڈماسٹروں کو گریڈ افسر بناکر اُن کا وقار آئندہ بڑھایا جاوے علاوہ اس کے صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کو ایک شکایت یہ رفع کرنی چاہئے کہ اس وقت ہائی اسکول کے ہیڈماسٹروں کے اعلیٰ درجہ میں زیادہ تر یورپین یا اینگلو انڈین اصحاب ہیں۔ ماکہ بعض اُن میں سے قاعدہ کی پابندی سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ہندوستانیوں میں اُنکا شمار ہو۔ مگر اعلےٰ درجہ میں ایسے ہندوستانی ہیڈماسٹر چاہتے ہیں۔ جو دراصل ہندوستانی ہوں اور لائق ایمان دار اور متدین ہیڈماسٹروں کی اس سے بڑھکر کسی طریقہ سے دلشکنی نہیں ہو سکتی ہے کہ جب اُن کی ترقی کا وقت آوے اُنکے حقوق پامال کئے جاویں۔ (ح)

بنارس

دو مارواڑی جاتری پچھلے ہفتہ بہ مستورات کے بنارس میں تیرتھ کرنے آئے۔ اور تھانہ چوک کے گلی محلہ میں ٹھہرے۔ جب یہ لوگ گنگا جی پر اشنان کرنے گئے تو ایک بدمعاش نے ان کے صندوق کا قفل توڑ کر سترہ سو روپیہ مالیت کا زیور و نقدی نکال لیا۔ تیار ہو کر پھر قفل لگا دیا آیا تو صندوق ٹوٹا ہوا دیکھکر ماتم کرنے لگے۔ پولیس میں رپورٹ لکھوائی۔ اور ادھر تحقیقات شروع ہوئی۔ ایک معصوم لڑکی کی زبانی کل راز معلوم ہونے پر پولیس نے مع اسباب ملزم کو گرفتار کر کے چالان کر دیا جسکو ڈپٹی مجسٹریٹ نے چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دیکر جیلخانہ میں بھیج دیا۔ ایسے تیرتھ کے مقامات پر کیسے کیسے بدذات ٹھگ رہتے ہیں جنکا قلع قمع کرنا پولیس کا خاص فرض ہے۔ (اخبار عام)

امریکہ کے شمالی جنگلی نظارے

دریائے سینٹ لارنس اور جھیل چمپلین کے درمیان ایک خطہ زمین ایسا واقع ہے۔ جس میں بڑے گھنے جنگلی ہرنوں سے بھرپور پائے جاتے ہیں اور جس میں کہ کئی ایک ندیاں بہہ رہی ہیں۔ اور بے شمار جھیلیں اپنی پر فضا بہار دکھلا رہی ہیں۔ جو کہ باوجود خود دلچسپ اور خوبصورت ہونے کے رنگ رنگ کی جھیلوں کے ذخیرہ کے سبب اور بھی زیادہ دل کو فریفتہ کر لیتی ہیں۔ ایک رنگا رنگ اکیلے اور زندہ دل آدمی کیواسطے اس جگہ بغیر بندوق اور سامان شکار کے رہنا بالکل مشکل اور ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ شکاری لوگ عموماً دو کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں جو کہ بہت ہلکی اور چھوٹی ہوتی ہیں ایک کشتی میں وہ اپنا مال و اسباب رکھ لیتے ہیں اور دوسری میں بذات خود سوار ہوتے ہیں۔ دریائے مذکور کو عبور کر کے وہ روڈ جھیل کے گرد جس کا گرد بارہ میل کا ہے خیمے لگا دیتے ہیں جھیل روڈ کے گرد بہت سی پہاڑیاں ہیں اور درختوں کی چھاؤں عجیب لطف دکھاتی ہے۔ اُن جھیلوں کے خطہ میں بعض اوقات ہرن بتیوں کی روشنی سے پکڑے جاتے ہیں یعنے ایک صندوق جو سامنے سے کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اور جس میں بہت سی موم بتیاں رکھی جاتی ہیں کشتی کے کناروں سے تقریباً چار فٹ اونچا کیا جاتا ہے اور نشانہ باز صندوق کے پیچھے نیچے جگہ پر بیٹھ جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ کشتی کو ہرن کی طرف جو کہ اندھیرے میں ندی کے کنارے



چرتا ہوتا ہے۔ چلا جاتا ہے۔ اس طرح سے ہرن پر یکایک روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اور شکاری جو اندھیرے میں صندوق کے پیچھے چھپا ہوا ہوتا ہے۔ بڑی آسانی سے ہرن پر گولی چلاتا ہے اور بے چارہ حیوان بلا روک ٹوک کے مغلوب ہو جاتا ہے۔

(م)

بنارس کے چھتر

بنارس سے ایک بنگالی اخبار شایع ہوتا ہے جس نے شمار کیا ہے کہ اس وقت بنارس میں ۲۰۰ چھتر موجود ہیں جن سے فقرا اور غربا کو خوراک دیجاتی ہے وہ شکایت کرتا ہے کہ زیادہ تر ان چھتروں کی خیرات بُرے راستہ لگتی ہے۔

اس میں کس کو کلام ہو سکتا ہے۔ بنارس میں چھتر اس لئے قایم کئے گئے تھے کہ سادہوؤں کی ضروریات جسمانی کا جو ریاضت میں مشغول ہوں انتظام کیا جاوے اور اُن غریب و بیمار شخصوں کی خوراک کا انتظام کیا جاوے جو تحصیل علم کے لئے بنارس آتے ہیں۔ مگر اب ان چھتروں میں بجائے اس کے کہ واقعی سادہوؤں اور طلبا کا انتظام ہو مسٹنڈوں کی آرام و راحت کا انتظام ہوتا ہے جو بیکار زندگی صرف کرتے ہیں۔ اور سوسائٹی کے لئے باعث خطرہ ہیں۔ اس حالت کی اصلاح اسی وقت ہوگی جب چھتر کے منتظمین اپنے فرائض سے بیدار کئے جاویں اور ان کے مالکوں کے قائم مقاموں سے کہا جاوے کہ وہ دیکھیں اُن کا روپیہ کیونکر فضول راستہ میں صرف ہو رہا ہے۔ ملک میں بیداری کے آثار ان خرابیوں کی جانب بھی نظر آتے ہیں۔ پچھلے ہفتہ میں کلکتہ کے مشہور مارواڑی لیڈی راجہ شیو بخش ماگلسک بیوہ نے انتظام کیا یہ کئی لاکھ کی ہنڈیاں دے گئی ہیں جن سے ہدایت کی ہے کہ تالاب دہرم شالہ اور پاٹ شالہ قایم ہوں۔ (ہندوستان)

ایک نئی انسانی نسل

پچھلے دنوں چند انگریز صاحبان کی پارٹی علمی تحقیقات کی غرض سے نیوگائینا (جنوبی امریکہ) میں وارد ہوئے جہاں اُنہوں نے ایک نئی انسانی نسل کا مشاہدہ کیا۔ یہ لوگ حد درجہ کے سیاہ فام بدشکل اور پست قامت ہیں۔ اُن کی لمبائی کی اوسط چار فٹ تین انچ ہے مردوں کا قد پانچ فٹ اور عورت کا قد زیادہ سے زیادہ چار فٹ لمبا ہوتا ہے۔ ان کو باونا نہیں کہہ سکتے کیونکہ باونا اُسکو کہتے ہیں جو اپنی نسل کے باقی آدمیوں سے قد میں چھوٹا ہو لیکن یہاں تو سب لوگوں کا قد ہی نسبتاً چھوٹا ہے۔ اس لئے اُن کو باونا نہیں کہہ سکتے۔ اُن کی دماغی حالت اُن کے قد سے بھی زیادہ نشو و نما یافتہ ہے۔ مثلاً ان میں سے کوئی شخص چار نہیں گن سکتا۔ ہاں ہمیہ لوگ اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ اس عجیب انسانی نسل کو دیکھکر ایک ولایتی اخبار نے لکھا ہے کہ ڈاروِن کا خیال ٹھیک معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا ظہور مختلف حیوانی حالتوں سے ہوا ہے٭۔ اور یہ بالکل غلط ہے کہ تمام انسان ایک ہی باپ (آدم) کی اولاد ہیں۔ دیکھئے ابھی اور کیا کیا پیشگوئیاں اس عجیب انسانی نسل کے متعلق کی جاتی ہیں۔

(م)

ایک سوشل خرابی کی اصلاح

اکثر بمبئی کے اخبارات میں ایک فقرہ اس مضمون کا شایع ہوا ہے کہ صاحب کمشنر پولیس نے متمول مسلمانوں کی خدمت میں اپیل بھیجی ہے کہ وہ سرمایہ سے مدد کریں کہ بے موا لڑکیاں جو اکثر بمبئی میں پولیس کے ہاتھوں آتی ہیں۔ ایک جگہ یکجا جمع کی جائیں۔ اُن کی تعلیم اور پرورش ہو۔ ۶۰ ہزار روپیہ یکجا سرمایہ کی ضرورت بیان کی گئی ہے۔ اور فی لڑکی دس روپیہ ماہوار کے صرفہ کی ضرورت تبلائی گئی ہے۔ ہم کو اُمید ہے کہ بمبئی میں جیسے متمول شہر میں جہاں مسلمان تجار مالدار بھی ہیں۔ بکھُلے دل ہوکر فیاضی سے عام فایدہ کے کاموں میں روپیہ صرف کرتے ہیں۔ صاحب کمشنر پولیس کی اس خواہش کی تکمیل کرینگے۔ اور شہر بمبئی کی اس ضرورت کو رفع کرینگے۔ مگر کیا یہ خرابی صرف بمبئی اور وہ بھی مسلمانوں ہی تک محدود ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ ہرگز نہیں۔ چھوٹے بڑے شہروں میں ہر جگہ یہ خرابی کم و بیش پائی جاتی ہے۔ اور ہندوستان کے دونوں بڑی جماعتوں کے جسم سے خون جونک کے یہ خون چوس رہی ہے اور یہ سوسائٹی کا فرض ہے کہ اس خرابی کے انسداد کے لئے خود سرگرمی کا اظہار کرے اور اگر ممکن ہو گورنمنٹ سے قانونی مدد لیوے۔ صاحب کمشنر پولیس نے جن لڑکیوں کا تذکرہ کیا ہے وہ کون ہیں۔ یا تو وہ اُن غریب عورتوں کی لڑکیاں ہیں جنہوں نے تمام عمر فسق و فجور میں صرف کر دی اور قبل اس کے کہ یہ لڑکیاں بالغ ہوں اور پھر وہ خود اپنی ماؤں کے گناہ کی زندگی شروع کریں مر گئیں۔ یا یہ ان غریب بھلے مانسوں کی لڑکیاں ہیں۔ جو اپنی اولاد کو بے سرمایہ اور بے مدد چھوڑ گئے۔ اور یہ کس مپرسی کی حالت میں آوارہ گھومنے لگیں

ایک حیرت انگیز عمل جراحی

بیسویں صدی میں نئی نوع

انسان نے جن علوم میں نمایاں ترقی کی ہے ان میں ایک فن جراحی بھی ہے لنڈن کا طبی اخبار لینسٹ ایک حیرت خیز واقعہ سناتا ہے جو تمام دلدادگان سائنس کے لئے موجب مسرت ہے۔ ایک فوجی ڈاکٹر ایک مریض کو کلوروفارم سونگھا کر اُس کے زخم کا عمل جراحی کرنے کو تھا کہ دفعتاً مریض کے دل کی دھڑکن بند ہو گئی۔ دم میں فرق آگیا نبض ٹھہر گئی اور مریض بے جان ہو گیا۔ اس وقت ڈاکٹر کو ایک نہایت عجیب خیال سوجھا مریض کلوروفارم کے زیر اثر بیہوش تو تھا ہی۔ ڈاکٹر نے نشتر سے اُس کا سینہ پھاڑ کر جھلی کے اندر سے دل نکال لیا اُسکو ہاتھ میں پکڑ کر دو تین مرتبہ زور سے دبایا اور چھوڑ دیا نتیجہ یہ ہوا کہ دل کی حرکت جو بند ہو گئی تھی از سر نو شروع ہو گئی ڈاکٹر نے اس متحرک دل کو اُسکے اصلی خانہ میں احتیاط سے رکھ دیا اور سینہ کا زخم سی دیا اب مریض کا دل حرکت کرنے لگا اور وہ بالکل تندرست اور ٹھیک ہو گیا بیہوشی کا اثر چونکہ اس پر بدستور تھا ڈاکٹر نے عمل جراحی شروع کر دیا تھوڑی دیر میں مریض کو ہوش آگیا لیکن کوئی طاقت اسکو یقین نہیں دلا سکتی تھی کہ ایک وقت تھا جبکہ اُسکا دل اُسکے سینہ میں نہیں تھا۔ اور وہ تھوڑی دیر کے لئے بالکل مر گیا تھا۔ (ہندوستان)

٭ نوٹ۔ یہ صرف خیالی پلاؤ ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں۔ خدا کے کلام کو رد کرنا اور اپنے دماغ کو ماننا عقل کا کام نہیں۔ ایڈیٹر

گلدستہ اخبار

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے اپنی ۹ سالہ سلطنت کے ایام میں ۶۲ چیدہ اشخاص کو نائٹس کا خطاب بخشا تھا کل ایسے نائٹس ۱۱۸۲ ہیں۔ علاوہ ازیں ۸۴ بیرونٹس اور ۴۰ بیرنس بھی بنائے۔

پروفیسر ایل۔ بارٹینو ساکن بلیسبڈ ورن نے حال میں ایک درخت ایسا معلوم کیا ہے جو مچھروں کے برباد کرنے والا ہے۔ اس کا نام افودلا ہے۔

جاوا میں سخت تنگ حالی اور غریبی اس درجے تک ہو رہی ہے کہ ایک شخص کسی فوج کے افسر کے پاس اپنا ۱۰ سال کا لڑکا لایا اور اسکو ۲ شلنگ اور ۶ پنس کیلئے بیچنے لگا مگر افسر نے لینے سے انکار کر دیا اس پر اس نے قیمت گھٹاتے گھٹاتے صرف ۲ پنس کر دی۔ اس افسر نے لڑکے کو تو نہیں خریدا۔ مگر والدین کی مدد کر دی۔

مسٹر جیوڈ بے وسیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے میکینا ملک میں ایک سفید رنگ کا شیر دیکھا جو خوفناک صورت کا ہے۔ نہ وہ غراتا ہے اور نہ دم ہلاتا ہے۔ پر پھاڑنے میں بڑا خونخوار ہے

میونسپلٹی رنگون بنگال بنک سے ۲۰ لاکھ روپیہ قرض لینا چاہتی ہے کہ سمندر کے کنارے کی اراضی درست کر کے بنگلوں کی تعمیر کے لئے فروخت کرے۔

گورنمنٹ پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ گوڑگانواں میں جو دو فرنیچ آدمیوں کے مقبرے ہیں۔ وہ محفوظ یادگاروں میں سمجھے جاوینگے۔

شہر الفن آر واقعہ داوی سائمن رجرمنی) بالکل برباد ہو گیا ہے۔ اتلاف نفوس کا تخمینہ ہنوز نامعلوم ہے۔ ایک پل جس پر بہت سے آدمی کھڑے تھے بیٹھ گیا۔ بوہیمیہ کے بالائی حصہ میں بھی سیلاب آئی اور ہزار گاؤں پانی سے محصور ہے۔

لوکل

جناب آر ہمفری صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ گورنمنٹ پنجاب کے چیف سیکرٹری ہو کر جاتے ہیں۔ اُن کی جگہ جناب کری صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمہ بندوبست کام کرینگے۔ کل بوقت شب ہمارے ہر دلعزیز اور مہربان تحصیلدار صاحب نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو دعوت دی خوب تیاریاں کی گئی تھیں۔

جس وقت افسران و رعایا ضلع لودیانہ کو معلوم ہوا کہ مسٹر آر ہمفری صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ بعہدہ سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ ممتاز ہو کر شملہ تشریف لے جاتے ہیں تو اُن کے دلوں پر اضطراب اور بے چینی کا عالم چھا گیا صبح سے شام تک دور و نزدیک افسران و رعایا جوق در جوق صاحب بہادر کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ صاحب موصوف ہر اونے اور اعلیٰ سے بڑی خندہ پیشانی اور خلق سے ملتے رہے۔ اور تسلی دیتے رہے۔ رعایا ضلع لودیانہ ان پر دل و جان سے فدا ہے۔ کل جناب خان محمد ظفر خاں صاحب تحصیلدار لودیانہ ذیلداران ضلع کو اپنے ہمراہ سلام کرانے کے لئے لیگئے تھے۔ اس وقت ماسٹر راو صاحب کشن سیکرٹری سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ نے ایک سپاسنامہ فارسی زبان میں پڑھکر سنایا۔ صاحب بہادر و حاضرین نہایت ہی محظوظ ہوئے ۳ جولائی ۱۹۱۰ء کو ۱½ بجے کی پسنجر میل میں صاحب موصوف شملے تشریف لے گئے۔ گاڑی کے وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر ہی سٹیشن پر تشریف آور ہو گئے تھے۔ کیونکہ انکو بخوبی معلوم تھا کہ لوگ اُن کی محبت میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں کہ ضرور سٹیشن پر بھی نیاز حاصل کرنے کے لئے سٹیشن پر پہونچیں گے حالانکہ رات کے ۱½ بجے کا وقت تھا پھر بھی چار پانچ سو صاحب قدمبوسی کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ تحصیلدار صاحب معہ چند ذیلداران و ماسٹر راو صاحب کشن صاحب کے ساتھ انبالہ چھاؤنی تک گئے خدا ایسے نیک نیت اور رعایا پرور حاکم کو صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور تین ماہ کے بعد پھر اسی ضلع میں واپس لاوے۔

کل گورنمنٹ ہائی سکول لودیانہ کا سالانہ تقسیم انعامات کا جلسہ بصدارت اے۔ ایچ پارکر صاحب ڈویژنل جج منعقد ہوا جلسہ بڑی رونق اور کامیابی سے اختتام کو پہونچا۔

مسٹر جے ڈونٹ صاحب بہادر مہتمم بندوبست لودیانہ خود جناب بخشی غضنفر علی صاحب افسر مال کی بیمار پرسی کے لئے اُن کے مکان پر تشریف لائے اور دیر تک باتیں کرتے رہے۔ ازاں بعد پیر چہیہ شاہ صاحب نائب تحصیلدار کے مکان پر تشریف لے گئے اور وہاں بھی دیر تک بیٹھے رہے۔ سچی ہمدردی اور تسخیر قلوب اسی کا نام ہے۔ اب صاحب بہادر دو ماہ کے لئے شملے تشریف لے گئے ہیں۔

ضرورت

۳ ۳

ایک مسیحی اُستاد کو جو بی۔ اے کا سند یافتہ اور تعلیم کے عمدہ تجربہ رکھتا ہے کسی مشن اسکول یا کسی دوسری جگہ ملازمت کی تلاش ہے گو کہ جس جگہ پر ابھی اُسکو اچھا دخل ہے۔ جس کسی کو ایسی ملازمت کی ضرورت ہو تو معہ تنخواہ جو وہ دینا چاہتے ہیں ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں +

المشتہر پی معرفت ہیڈ ماسٹر ریڈ فسی سکول انمدرسی آئی

ضرورت۔ ایک نرینہ مسیحی گریجوایٹ (بی۔ اے۔ ایس سی جسکو ۱۰ سال کا تجربہ بھی تعلیمی سلسلہ کے کسی مشن اسکول میں ہیڈ ماسٹر یا کسی مشن کالج میں پروفیسر کے کام کی تلاش میں ہے اسکے پاس اوّل درجے کی اسناد بھی موجود ہیں۔ جو کچھ دریافت کرنا ہو تو معرفت اسسٹنٹ ایڈیٹر نور افشاں کے دریافت کرو۔

ضرورت

اگر کسی کو مسیحی کمپونڈر یا منشی کارہ باہ یا ہوس ماسٹر کی ضرورت ہووے تو اُن کو پتہ ذیل پر درخواست بھیجنی چاہیے ساٹیفکیٹ کمپونڈری و تعلیم بھی موجود ہیں۔

المشتہر معرفت منشی محمد عظیم خاں ملازم مینیجر نور افشاں لودھیانہ



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپے نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک	۱ا۲ر
ہندوستان و پنجاب "	۱؂۸ر
غیر ممالک سے "	۱؂ہجر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سالہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ ہجر	ہجر	ے
چھٹائی کالم	ہجر	ے	مہ
نصف کالم	ے	عہ	مہعہ
پورا کالم	عہ	مہعہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	امعہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اُسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا سوچو تو یہ تکلیف کبھی اُٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی ہر ایک گھر میں فی الفور رکھتے۔ یہہ اعلیٰ عرق کافور چمبرس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اکسیر دوا ہے۔ گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد مروڑا اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴ر) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہہ عرق ڈاکٹر برن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ بدہضمی کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد سنجھی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب اس کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +

قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام دکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر

اگر دو طالب ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرو نول کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ ڈبیز وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ ۹ سے ۱۰ اعہ کرو نول لعہ ر +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ۱عہ محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۲ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک

یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اسلئے بعد بہت سے اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن سکول ان کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئیے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہو قیمت اسلئے کم رکھی ہو کہ خاص وعام اس سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عٓ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیے سے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ عنٓ۲۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر مّیا سنگھ آہلو والیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

پانچہزار روپیہ کا انعام